Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل قادیان

جمعہ یوم

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۲۴ھ | یکم رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۸۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۹ بجے شام یہ اطلاع حاصل کی گئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمدللہ

اہل بیت و خدام خیریت سے ہیں

قادیان ۹ ماہ ظہور۔ نواب زادہ میاں محمد احمد خاں صاحب آج شام کی گاڑی سے شملہ تشریف لے گئے۔

مولوی عبدالغفور صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور سید احمد علی صاحب علیپوری ضلع مظفر گڑھ سے واپس آ گئے۔

آج دوپہر کو خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی نے اپنے بیٹے محمد ابراہیم صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

آج رمضان المبارک کا چاند دیکھا گیا۔ اور ۱۰ اگست کو پہلا روزہ رکھا گیا۔

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے برکات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۳۱ جنوری ۱۹۳۰ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ رمضان المبارک کی نسبت سے اب پھر شائع کیا جاتا ہے۔ تا کہ احباب جماعت رمضان کے مبارک ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں:

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے اپنے تجربہ کی بناء پر یہ بات دیکھی ہے کہ رمضان کے بارے میں مسلمانوں میں

افراط و تفریط

سے کام لیا جاتا ہے۔ کئی تعلیم یافتہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رمضان کی برکات کے قائل ہی نہیں۔ اور بغیر کسی بیماری بڑھاپے یا اور عذر شرعی کے روزہ کے تارک ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو سارا اسلام روزہ میں ہی محدود سمجھتے ہیں۔ اور ہر بیمار۔ کمزور۔ بوڑھے بچے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی یہی امید رکھتے ہیں۔ کہ روزہ ضرور رکھے۔ خواہ بیماری بڑھ جائے۔ یا صحت کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ دونوں افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔

اسلام کا منشاء

یہ نہیں۔ کہ انسان کو اس راستہ سے ہٹنے دے۔ جو اس کی کامیابی کا ہے۔ اگر تو شریعت چٹی ہوتی۔ یا جرمانہ ہوتا۔ تو بے شک ہر شخص پر خواہ وہ کوئی بوجھ اٹھا سکتا یا نہ اٹھا سکتا۔ اسے اٹھانا ضروری ہوتا۔ جیسے حکومت کی طرف سے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ جس پر کیا گیا ہے۔ اس میں ادا کرنے کی استطاعت بھی ہے یا نہیں۔ اور جس پر جرمانہ ہو۔ اسے خواہ گھر بار بیچنا پڑے۔ بھوکا رہنا پڑے۔ غرضیکہ وہ رہے یا مرے جرمانہ کی رقم ادا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اسلام کے احکام

چٹی نہیں۔ بلکہ وہ انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے سے خود انسان کو ہی آرام ملتا ہے اور اس کی ترقی کے رستے کھلتے ہیں۔ جن مذاہب نے شریعت کو چٹی قرار دیا ہے۔ ان کے ماننے والوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ اپنے مذہبی احکام کو ضرور پورا کریں۔ لیکن جس مذہب کے احکام کی غرض محض انسانی فائدہ ہو۔ اس میں

نفع و نقصان کا موازنہ

ہوتا ہے۔ اور جو صورت زیادہ مفید ہو اسے اختیار کر لیا جاتا ہے۔ اسلام نے بعض شرائط مقرر کر دی ہیں۔ اگر وہ کسی میں پائی جائیں۔ تو وہ ایک حکم پر عمل کرے۔ اور اگر نہ پائی جائیں۔ تو نہ کرے۔ یہ شرائط صرف جسمانی عبادت کے لئے ہی نہیں بلکہ مالی عبادت کے لئے جیسے زکوٰۃ ہے وطنی قربانی اور اتصال و اتحاد کی کوشش کے لئے جیسے حج ہے سب کے لئے ہیں۔ اور جتنے مسائل اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جتنے احکام واجب و فرض ہیں۔ ان سب کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ جب انسان کو طاقت ہو انہیں ضرور ادا کرے۔ لیکن جب اس کی طاقت سے بات بڑھ جائے۔ تو وہ معذور ہے۔ اگر حج انسان کے مالدار ہونے اور امن و صحت سے مشروط ہے۔ اور اسی طرح اگر زکوٰۃ کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک خاص مقدار میں کسی کے پاس ایسا مال ہو۔ جو اس کی ضروریات سے ایک سال تک بڑھا رہے اور اگر نماز کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ جو کھڑا نہ ہو سکے بیٹھ کر اور جو بیٹھ نہ سکے لیٹ کر ادا کرے۔ تو

رمضان کے لئے

بھی یہ شرط ہے۔ کہ اگر انسان مریض ہو۔ خواہ وہ مرض لاحق ہوا ہو۔ یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا۔ جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے۔ یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں۔ تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو۔ تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہیئے۔ اور اگر یہ طاقت نہ ہو۔ تو نہ سہی۔ ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اس کے روزہ کے برابر ہے

اگر روک عارضی ہو۔ اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو۔ روزہ بہر حال رکھنا ہو گا۔ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا۔ بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے۔ کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا۔ یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر بھی

فدیہ دینا مسنون ہے

اور نہ رکھ کر بھی۔ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو۔ وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے دیتا ہے۔ آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں عارضی اور مستقل۔ ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا چاہیئے۔ پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہیئے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دیدے۔ لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے اسے پھر روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا۔ اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ ہی کرتا رہا۔ کہ آج رکھتا ہوں۔ کل رکھتا ہوں۔ کہ اس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہوجائے باقی جو بھی طاقت رکھتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوسرے ایام میں روزے رکھے۔

روزہ خود انسان کی

نجات کا موجب

اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے یہی نہیں۔ کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو اسے خداتعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ پھر

جسمانی طور پر

بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیوی لذائذ سے بچنے کا موقعہ ملتا ہے۔ گویا یہ ایک قسم کی چلہ کشی ہوتی ہے۔ انسان عموماً تیس ۳۰ دن چلہ کشی کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے۔ اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہوجاتی ہے۔ انسان کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ اخلاق الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے۔ جیسا کہ فرمایا۔ تخلقوا باخلاق اللّٰہ۔ اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں

خداتعالیٰ سے مشابہت

پیدا ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے۔ لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کرسکتا۔ اس لئے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے۔ گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں۔ اور ایک رنگ میں خداتعالیٰ سے جو کھانے پینے سے بکلی پاک ہے۔

یاد رکھنا چاہئے۔ کہ

روحانی وجود

بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی۔ کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی۔ تو جنت میں غذاؤں کا ذکر کیوں آتا۔ جہاں صرف روحیں ہی جائینگی۔ ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں۔ مگر اور قسم کی۔ غرضیکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور مرکب سے مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے۔ اور تمام مادی اور روحانی اشیاء کے لئے خوراک ضروری ہے۔ لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہے غذا سے بالکل پاک

اللہ تعالیٰ کی ذات

ہے۔ باقی چیزیں۔ جن۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین۔ زندے۔ مردے سب غذاؤں کے محتاج ہیں۔ لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں۔ ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل ما یتحلل ضروری ہوتا ہے۔ تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اجتناب اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ رویت الٰہی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

رویت الٰہی کا کمال

مرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں غذا لطیف ہوگی۔ جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے۔ ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں۔ لیکن ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے۔ تو رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے۔ جس سے اس کی

روحانی بصیرت

تیز ہوجاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کرسکتا تھا۔ رمضان ہی کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر میرے بندے سوال کریں۔ خدا کہاں ہے تو کہدے میں قریب ہی ہوں۔ یوں تو ہمیشہ ہی خداتعالیٰ قریب ہوتا ہے۔ اور پھر جو بندہ اسے پکارتا ہے۔ وہ تو اسے پہلے ہی مانتا ہے۔ پھر یہاں سألک کا کیا مطلب ہوا۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے۔ کہ روزے سے

خدا کی رضاء

کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ دے۔ کہ روزہ سے انسان

خداتعالیٰ کے قریب

ہوجاتا ہے۔ جس کی ظاہری صورت یہ ہے۔ کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں اجیب دعوۃ الداعین نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف الداع فرمایا۔ جس کے معنے ہیں۔ کہ ہر پکارنے والے کی نہیں۔ بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔

پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے خداتعالیٰ کی قربت حاصل ہوجاتی ہے۔ اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ تو روحانی فوائد ہیں۔ اور جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہوجاتا ہے جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح

مجاہدات پر مبنی

ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہذب حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں۔ ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کراتی رہتی ہیں۔ جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں۔ یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان۔ حالات صحت اور معدے رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو۔ اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے۔ اس میں روحانیت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط یہ ہے۔ کہ دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں۔ ایک ہی حالت میں وہ انسان جس میں روحانیت ہوگی۔ دوسرے سے کم کھائیگا۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے۔ تو کافر سات انتڑیوں سے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی غذا بہت کم تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے یہ نہیں۔ کہ بھوکے رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغناء پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت ہوگئی تھی۔ اور توجہ اور خیالات کی رو کے اس طرف سے ہٹ جانے سے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا تھا۔ لیکن جو لوگ

روحانیت کے اعلےٰ مقام

پر نہیں ہوتے۔ اور جن پر اللہ تعالیٰ کا تصرف غالب نہیں ہوتا۔ ان کو کبھی کبھی اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جیسے ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے۔ اور ایک ٹیری ٹوریل جسے سال میں صرف ایک مہینہ کی مشق کرائی جاتی ہے۔ پس رمضان ٹیریٹوریل فوج کی ٹریننگ کی طرح ہے۔ ورنہ عام طور پر

روحانی لوگوں کی غذا

کم ہوتی ہے۔ اور وہ اتنا کم کھاتے ہیں۔ کہ نفس موٹا نہ ہوجائے۔ اور جسم پر چربی چھا کر روحانیت میں روک نہ پیدا کرسکے لیکن جو لوگ اس مقام پر نہیں ہوتے۔ وہ بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اور ان کی اصلاح بھی اس کے ذمہ ہے۔ اس لئے ان کو ٹریٹوریل کی طرح رمضان میں مشق کرائی جاتی ہے۔ تا وہ بھی روحانی ترقی کرسکیں۔

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے۔ مگر ساتھ ہی

جسمانی فوائد

بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہوجاتے ہیں۔ اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہوجاتی ہیں۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے۔ کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً چالیس یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں۔ کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے۔ کہ اس طرح ان کا مرض دور ہوگیا۔ حتےٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہوجایا کرتے ہیں اچھے ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے۔ جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے۔ جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے۔ اور وہ

شدائد کی برداشت

اور وقت پڑے پر محنت کی عادت ہے بعض اوقات قومی یا ملکی کاموں کے لئے ایسی حالت بھی آجاتی ہے۔ اور یہ دنیاوی بھی ہوتی ہے جیسے ملک یا وطن کی خدمت اور دینی بھی ہوتی ہے جیسے جہاد اور روزہ سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان اس مجاہدہ کے قابل ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے۔ کہ انسان معلوم کر سکے۔ کہ اس کے دوسرے

فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت

کیا ہے۔ اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے۔ اس سے وہ غربا کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے۔ کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا ہے۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ایک

غلامی کی حالت

ہے۔ جس سے انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ نماز میں توجہ نہیں قائم رہ سکتی۔ حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے۔ ایسے لوگ غور کریں وہ لوگ جن کو چوبیس گھنٹے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں۔ اور گھنٹوں گھٹنے ٹیک کر مؤدب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تو نماز انسان کو غلاموں کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے۔ حج میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے۔ جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے۔ جو

جلاوطن

کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات

غربت کی حالت

کا اندازہ کراتی ہے۔ روزہ

فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ

دیتا ہے۔ اسی طرح جب انسان حج کے لئے جاتا ہے۔ تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے۔ جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے۔ انسان کئی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے لیکن وہاں صرف ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے۔ جس میں ادھر ادھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے۔ جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کسی شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرا ان سے تعارف اس طرح ہوا۔ کہ میں نے حج کے موقعہ پر انہیں دیکھا۔ ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے۔ لیکن انہوں نے ادھر ادھر مختلف چیزیں رکھ لیں۔ جس سے میں نے سمجھا۔ کہ ان میں زیادہ احساس ہے۔ اور جس وقت جہاز میں سرد ہوا چلتی ہے۔ تو جسم پر ایک ہی کپڑا ہمیشہ

ننگے رہنے والوں کی طرف

بخوبی متوجہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے حج اِحرار کے لئے رکھا گیا ہے۔ تا وہ غربا کی حالت سے آگاہ رہ سکیں۔ تو

اسلام کی تمام عبادتوں میں

اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ کیونکہ اس علم سے

واسطہ اور رابطہ

بڑھتا ہے۔ جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے پھر رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ جن کو

راتوں کو جاگنا

پڑتا ہے۔ ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے۔ اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے۔ تو پھر حرام کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

غرض اس سے

کئی قسم کے سبق

حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو استعمال کرے۔ جو استعمال نہ کرے۔ اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے۔ جس طرح کونین کو استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام ہو سکتا ہے۔ جو اسے استعمال نہیں کرتا۔ اس کے ارد گرد کے گھروں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو۔ اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے۔ انہیں

ضرور روزے رکھنے چاہئیں

ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے۔ تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ پھر عورتیں اور

روزہ کے معاملہ میں

بلاوجہ تنگی

کرتی ہیں۔ اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ جہاں روزہ جائز نہیں۔ وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ غرضیکہ جو تنگی کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے اس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے۔ روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے ؛

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مسٹر مارین کی کامیابی خود مارین کی نظر میں

"یقیناً یہ ایک عظیم الشّان واقعہ ہے"

مسٹر مارین سے ملاقات کے متعلق مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا تار

(از ایڈیٹر)

مسٹر مارین کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا رؤیا عالی ہی جس وضاحت کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ اس کی تشریح میں کچھ مضامین الفضل میں لکھے جا چکے ہیں۔ جن سے اس رؤیا کی شان اور اہمیت کا ایک حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن آج مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے جو ایک مختصر سا تار موصول ہوا ہے۔ اس سے حضور کے اس رؤیا کی شان بہت زیادہ بلند نظر آ رہی ہے۔ کیونکہ اس میں اس رؤیا کے پورا ہونے کے متعلق مسٹر مارین کے اپنے اعتراف کا ذکر ہے۔ تار حسب ذیل ہے

Z 1056

R 977/8 London 8

The Pasborn 44

Press Alfazal

Qadian

CH 11/1

9/30

ع

Sir Zafarullah

and I referring to my letter May twenty third containing vision congratulated Morrison who thanked us and replying Zafarullah remarked it certainly is a great event referred letter given to press will be sent to members of parliment

Shams

اس تار کا ترجمہ یہ ہے۔

لنڈن ۹ راگست (تار بنام الفضل) مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس لکھتے ہیں :-

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور میں نے مسٹر مارین سے ملاقات کی۔ اور اپنی ۲۳ رمئی کی چٹھی کا ذکر کیا۔ جو میں نے ان کی خدمت میں بھیجی تھی۔ اور جس میں ان کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے رؤیا کا ذکر تھا۔ نیز ان کو ان کی کامیابی پر مبارک باد دی۔ اس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور جناب چودھری صاحب کو مخاطب کر کے کہا "یقیناً یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے" مذکورہ بالا چٹھی اخبارات میں شائع کرا کر عنقریب پارلیمنٹ کے تمام ممبروں کی خدمت میں ارسال کی جائیگی۔

جیسا کہ اس تار میں ذکر ہے۔ چونکہ مسٹر مارین کو قبل از وقت بذریعہ تحریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے رویا کی اطلاع ۲۳ مئی کو مکرم مولوی شمس صاحب دے چکے تھے۔ اور اس کے بعد نہ صرف پارلیمنٹ کے انتخابات میں مسٹر ایٹلی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ بلکہ اُن کی پارٹی کو بھی غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی۔ اور ان کے لئے کوئی بڑا کام کرنے کا موقعہ پیدا ہو گیا۔ اور پھر انہیں حکومت میں ایک بڑے عہدے پر فائز بھی کر دیا گیا۔ اس لئے جب آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے انہیں غیر معمولی کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے۔ اس رؤیا کا ذکر کیا۔ جو ان کے متعلق انہیں پہنچا دیا گیا تھا۔ تو بے اختیار اُن کے منہ سے نکل گیا۔ یقیناً یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے۔

Certainly it is a great event-

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس وقت مسٹر ایٹلی کے متعلق رؤیا دیکھا۔ اُس وقت سے لیکر اب تک انہیں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے میں جو کامیابی ہوئی۔ اُسے وہ خود بھی غیر معمولی سمجھتے اور عظیم الشان واقعہ یقین کرتے ہیں۔ اور جب خود مسٹر ایٹلی کا یہ حال ہے تو کسی اور کے لئے اس پیشگوئی کی اہمیت کا سمجھنا۔ اور نہایت واضح طور پر اس کے پورا ہونے کا اعتراف کرنا نہایت ہی آسان ہے۔

حق پسند اصحاب کو چاہیے کہ اسلام کی صداقت میں یہ عظیم الشان نشان جو ظاہر ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے۔ احمدیت کی سلک میں منسلک ہو جائیں۔ کیونکہ احمدیت کے ذریعے خدا تعالےٰ نے دنیا کے سامنے یہ ایک اور ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اور وہ اس سلسلہ کے ذریعے غیب کی خبریں دنیا کو بتاتا ہے۔

ولادت

سکندر آباد دکن۔ ۹ اگست بمکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیٹھ یوسف الہ دین صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ قارئین الفضل دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے ہم اس تقریب پر جناب سیٹھ صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

یوسف ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

خداوند تعالیٰ نے اپنی وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا اور حضور اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

نیز نور الحق حصہ دوم صـ۳۶ پر فرماتے ہیں۔

انی رأیت بجبر قوم فارقوا
حالا کحالت مرسل کنعان

یعنی میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی۔ وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام سے مشابہ ہے۔ ؎

وسألت ربی فاستجاب لی الدعا
فرجعت مجلوا من الاحزان

میں نے اپنے رب سے سوال کیا۔ اور اس نے میری دعا قبول کی۔ پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا۔ ان اشعار سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یعقوب بھی تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور اس خوشخبری کے ساتھ غموں سے نجات بخشی۔ کہ آپ کو یوسف بیٹا عطا کریگا۔

۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کا الہام الٰہی ہے یا احمد جعلت موسلاً (تذکرہ صـ۴۸۳)

جون ۱۹۰۴ء کا الہام ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ صـ۴۷۶

۳۰ جون ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا۔ خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دیگا۔ صـ۴۸۰

یکم فروری ۱۹۰۵ء کا الہام انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون صـ۴۸۵۔

۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائینگے۔ صـ۴۹۶

اختصار کی غرض سے بعض رؤیا اور کشوف نقل نہیں کئے۔ اس کے علاوہ انی مع الرسول اقوم کے الفاظ اور مفہوم میں کثرت سے خدا کی وحی نازل ہوئی، ان الہامات اور کشوف سے ثابت ہے کہ

خدا تعالیٰ نے اپنی مبارک اور پاک وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول کے نام سے مخاطب فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ اس بات کا انتباہ فرمایا۔ کہ کسی قوم میں اچھی یا بُری تبدیلی اس کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ جو حضور کی امان میں داخل ہوا۔ اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ اور جس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور تکبر کیا۔ اس کو اپنی حفاظت سے محروم کر دیا۔ پھر احمدیت سے حقیقی تعلق رکھنے والے اور صرف ظاہری تعلق رکھنے والوں کے درمیان وجہ امتیاز فرمادی کہ خدا صرف حضور اور حضور کے اہل کے ساتھ ہوگا۔ یا اُن کے ساتھ جو حضور کے اہل کے ساتھ ہونگے۔ اہل پیغام کے متعلق خدا عالم الغیب نے صاف صاف بتا دیا۔ کہ اُن کے حضرت امیرؓ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ پھر جب حضور نے اپنی موعود اولاد کے لئے دعائیں کیں اور فرمایا ؏

میری دعائیں ساری کریو قبول باری

تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تیری سب مرادیں پوری کر دی جائینگی۔ اور پھر آخر میں آنے والے یوسفؑ کی زندگی بخش ریح سے متلطف کیا۔ اور اس بات کا وعدہ کیا۔ کہ وہ اپنے رسول کے فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء کے ہمیشہ ساتھ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ کہ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ اور جن کا ایک دن چھوٹا ہونا ازل سے مقدر تھا۔ کس طرح چھوٹے کئے گئے اور جس کو وہ اپنی نادانی سے "کل کا بچہ" سمجھتے تھے۔ اس کو خدا نے کس طرح بڑا کیا۔ ترقی دی اور دے رہا ہے۔ اور یوسف ثانی بنایا۔ اس سے بڑا اور کونسا "نشانِ رحمت" ہو سکتا ہے جس کے متعلق خدائی چیلنج ہے۔ کہ

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس "نشانِ رحمت" کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو ہرگز نہ پیش کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے"۔ (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا الہام قالوا تاللہ تفتؤ تذکر یوسف لکھ کر فرماتے ہیں۔ "جو کچھ تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ تو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہیگا۔ یہانتک کہ قریب مرگ ہو جائیگا۔ یا مر جائیگا۔ (مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس الہام میں مصلح موعود کا نام یوسفؑ رکھا گیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر آپ کے پیغامی بھائیوں نے از راہ حسد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح آپ کی اندھی مخالفت کی اور کر رہے ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام صـ۳۰۵ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں"۔ پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائیگا"۔ پھر صـ۵۷۸ پر فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ یعطیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین"۔ یعنی اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو ایک صالح لڑکا دیگا۔ جو اپنے باپ کا نظیر ہوگا۔ اور وہ خدا کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اور حقیقۃ الوحی میں فرمایا۔ کہ "وہ آپ کا جانشین ہوگا"۔

تفسیر کبیر جلد ۳ صـ۳۵۷ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ریح یوسف سے مراد اُن کی خبر ہے۔ جب کسی چیز کے قریب عرصہ میں ملنے کی امید ہو۔ تو کہتے ہیں۔ کہ مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہی مراد حضرت یعقوبؑ کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

لولا ان تفندون سے یہ مراد نہیں کہ تم مجھے پاگل نہ کہو۔ بلکہ یہ فقرہ زور دینے کے لئے ہے یعنی اگر تم مجھے پاگل نہ سمجھو۔ تو میں کہتا ہوں کہ یوسف کی ملاقات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور گو یہ امر تمہاری سمجھ سے بالا ہے۔ لیکن ہے بالکل سچا اور درست۔

148
Digitized By Khilafat Library Rabwah

تذکرہ صفحہ ۲۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل الہامات درج ہیں۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا..... لا تیئس من روح اللہ۔ انظر الی یوسف و اقبالہ۔ اطلع اللہ علیٰ ہمہ و غمہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ونمزق الاعداء کل ممزق ومکر اولئک ھو یبور..... انا نبشرک بغلام حلیم مظہر الحق والعلا کأن اللہ نزل من السماء اسمہ عمانوئیل یولد لک الولد ویدنی منک الفضل

یہ سب الہامات فتح عظیم سے شروع ہوتے ہیں۔ اور فضل پر ختم ہوتے ہیں۔ وہ فتح اقبال اور فضل اس غلام حلیم یوسف ثانی کے ساتھ مقدر ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے ہم اور غم پر مطلع ہوگیا۔ اور اللہ کی سنت ہرگز تبدیل نہیں ہوسکتی۔ خداوند مومنوں کو ترقی پر ترقی دیگا۔ اور اس کے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا۔ اور دشمنوں کی تدبیریں ہلاک ہونگی۔ اس کا آنا خدا کا ہی آسمان سے آنا ہوگا۔ اس کا نام عمانوئیل ہوگا۔

اب غور فرمائیں حضرت یوسف ثانی کو حضرت یوسف اول سے کس قدر مشابہتیں ہیں۔ دونوں کا اسم مبارک یوسف[1] بن یعقوب ہے دونوں اپنے کاموں میں اولوالعزم[2] دل کے حلیم[3]۔ سخت ذہین[4] و فہیم۔ علوم ظاہر و باطنی سے پُر[5]۔ قوموں نے ان سے برکت پائی[6]۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں[7] اپنی روح ڈالی۔ اسیروں[8] کی رستگاری کا موجب۔ صاحب شکوہ[9] و عظمت و دولت۔ بہتوں کو بیماریوں[10] سے شفا دینے والے۔ جلد جلد بڑھنے والے[11]۔ زمین کے کناروں تک شہرت[12] پانے والے۔ عمر پانے والے[13]۔ خدا کا سایہ[14] ان کے سر پر۔ نزول جلال[15] الٰہی کے ظہور کا موجب۔ وہ حسین اور وجیہہ[16]۔

کچھ اور مشابہتیں بھی ملاحظہ ہوں:۔
(۱) حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ آپ سے بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اپنے الہام اور کلام سے نوازتا ہے۔ (۲) حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کی طرح بال بال بچا لیا۔ (۳) جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو بتلایا گیا تھا۔ کہ آپ کے بھائی مجرم بن کر پیش ہونگے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کو ۳۱ سال پہلے خدا نے مولوی محمد علی صاحب کا نام لیکر بتلا دیا۔ کہ یہ مخالفت کرینگے۔ اور بعض ان میں سے مجرم بن کر بیعت کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقیوں کو بھی توفیق بخشے (۴) جس طرح یوسف علیہ السلام کی نسبت جھوٹے طور پر یہ کہہ دیا۔ کہ وہ یوسف مارا گیا۔ اسی طرح ایک اخبار میں آپ کے فوت ہو جانے کی جھوٹی خبر معاندین نے شائع کرا دی۔

(۵) یوسف علیہ السلام نے کہا۔ ذالکما مما علمنی ربی۔ یہ وہ علم ہے۔ جو مجھے خدا نے سکھایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضرت یوسف ثانی تفسیر کبیر کے صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں۔ "مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم سے بہت کچھ دیا ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ اس میں میرے فکر یا میری کوشش کا دخل نہیں"

(۶) جس طرح یوسف علیہ السلام باوجود بھائیوں کی مخالفت کے ان کی ملاقات کے لئے بیقرار تھے۔ بعینہٖ حضرت یوسف ثانی اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو ملنے اور دستگیری کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔

(۷) جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام خدا کے حکم اور اسی کے دیئے ہوئے علم سے خوابوں کی تعبیریں کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح حضرت یوسف ثانی اس زمانہ کے زبردست معبر ہیں۔ زمانہ اس پر شاہد ناطق ہے۔ گذشتہ اخبار الفضل کا فائل اسکی زندہ دلیل ہے۔

(۸) جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعہ سینکڑوں من غلہ بوجہ قحط سالی یتیموں غریبوں مسکینوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ بعینہٖ یہاں بھی وہی معاملہ ہے۔ ہر سال حضور سینکڑوں من غلہ غرباء اور مساکین کو عطا فرماتے ہیں۔

پس ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ کہ اس نے ہمیں اپنے خاص فضل سے ایسا مرشد اور یوسف ثانی عطا فرمایا۔ جسکی غلامی سے نجات وابستہ ہے۔ ہم بخلوص دل خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا یوسف ثانی کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام عالم میں پھیلیں۔ اور ان تمام ترقیات کے وعدوں کی جو آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ جلد تکمیل فرمائے۔

(احقر العباد محمد ابراہیم واقف)

ہندوستان کے احمدیوں کی ذمہ واری

ہم بارہا بتا چکے ہیں۔ ہندوستان کے احمدی اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ انہوں نے ۴۵ کروڑ افراد کو خدا تعالیٰ کی حقیقت۔ دین کی حقیقت اور قرآنی تعلیم کی حقیقت کو سکھانا اور ان کے نظریے کو بدلنا ہے۔ مخالفین دین نے ایسی رو چلا دی ہوئی ہے کہ ہر شخص خدا کے نام پر دین کے نام پر ہنستا ہے۔ غیرت محمدیہ اور غیرت احمدیہ اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ ہر ضروری کام کا حرج کرکے بھی اس رو کی مخالفت کریں۔ نہ صرف مخالفت بلکہ اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ آج دین اسلام جو خدا کی اصل کو دین کی اصل غرض کو قائم کرتا ہے۔ کمزور ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس طرف توجہ کریں۔ اور مبارک ہیں وہ وجود کہ ان کا نام ہمیشہ بلند رہے گا۔ تاریخ احمدیت میں زندہ رہیگا۔ کہ وہ دین کی بنیاد کو مستحکم کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ کون ہیں؟ وہ وہ ہیں۔ جو اپنے فارغ اوقات تبلیغ حق کے لئے وقف کرتے ہیں۔ جو رخصتیں تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہیں جو تبلیغی خط و کتابت سے ہی اپنے دوستوں پر حجت تمام کرتے ہیں۔

آؤ اور خدا کی سپاہ میں داخل ہو جاؤ آؤ اور دائمی خوشی کے وارث بن جاؤ آؤ اور خدا کے ساتھ رشتہ تعلق قائم کرلو۔ کہ دائم وہی ہے۔ قائم وہی ہے۔ باقی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

عورت کا حصہ دین کی ترقی میں

موجودہ زمانے کی عورت کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ وہ مرد سے آگے بڑھ جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تعلیم یافتہ عورت ہر قسم کے حقوق مردوں کے مقابلے میں طلب کرتی ہے۔ اور زیادہ نہیں۔ تو مساوات کی خواہش ضرور رکھتی ہے۔ ہم ایک گر ایسا بتاتے ہیں۔ جس میں عورت بحیثیت ایک فرد کے نہیں بلکہ جماعتی طور پر مردوں سے بڑھ سکتی ہے۔ اور وہ میدان ہے لجنہ اماء اللہ کا جو ہمارے پیارے امام نے تجویز فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عورت مرد کے ایمان کی بڑی حد تک ذمہ وار ہوتی ہے۔ ایک غیر احمدی عورت اپنے خاوند کے احمدی ہونے میں اتنی بڑی روک ہے۔ جسے کوئی تصور میں نہیں لاسکتا۔ اس بڑی روک کو دور کرنے میں صرف لجنہ اماء اللہ کی کوششیں کام کرسکتی ہیں۔ ہم لجنہ اماء اللہ کی مجالس سے پرزور اپیل کرینگے۔ کہ وہ اپنی اس طاقت کو جو دین کے میدان میں انہیں ایک سبقت دلانے والی ہے۔ ضائع نہیں کرینگی۔ اور وہ ہر جگہ جہاں مجالس قائم ہیں۔ مختلف محلہ جات میں عورتوں میں جلسے کرینگی۔ اور عورتوں کے خیالات کو بدل کر رکھ دینگی۔ اور اس طرح وہ مردوں کے راستے میں جو روک ہے دور کرینگی۔ اور یہ عملی قدم ان کو مردوں سے کہیں آگے لے جاویگا۔ اور وہ وقت قریب ہوگا۔ جب عورت کے متعلق یہ کہا جاویگا۔ کہ اس نے دین کے لئے جو کام کیا ہے۔ وہ مرد بھی نہیں کرسکے۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

رمضان المبارک کے ایام میں مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس

امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس ہوگا۔ رمضان کے پہلے عشرہ میں دس پاروں کا درس جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل دیں گے۔ دوسرے عشرہ میں قرآن کریم کے گیارہویں پارے سے لیکر ۲۰ ویں پارے تک کا درس جناب مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس و بخارا دیں گے۔ اور آخری دس پاروں کا درس مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ دیں گے۔ درس کا وقت ۳ بجے بعد نماز ظہر سے لیکر ۵½ بجے تک ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ اور کثرت سے درس میں شامل ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کوئٹہ شہر

شیخ فضل حق صاحب سکرٹری تبلیغ کوئٹہ لکھتے ہیں۔ ۵ ارجولائی کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ جس میں اکثر دوستوں کا سارا دن تبلیغ میں گزرا۔ ۳۰۰ اشتہارات و کتب تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی تبلیغ بھی کرتے رہے۔ تقریباً ساٹھ افراد کو تبلیغ کی گئی

آئنہ ضلع شیخوپورہ

سید لال شاہ صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں یوم التبلیغ کو جماعت ہذا کے افراد تبلیغ کو گئے۔ تین دیہات میں ۱۹۔ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ چونکہ آجکل کاشت زوروں پر ہے۔ اس لئے زیادہ افراد نہ جا سکے۔

بنگلور سٹی

نذیر احمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ جماعت کے فیصلہ کے مطابق دو گروپ بنائے گئے۔ جو شہر کے مختلف حصوں میں پہنچکر غیر احمدی احباب میں لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ تقریباً ۳۵ اصحاب کو لٹریچر پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے بہت جوش سے تبلیغ کی۔

نابھہ سٹیٹ

شیخ قدرت اللہ صاحب سکرٹری لکھتے ہیں۔ یوم التبلیغ کو شہر میں بذریعہ تقسیم ٹریکٹ تبلیغ کی گئی۔ بعض افراد سے زبانی گفتگو کی۔ معززین شہر اور حکام ریاست کی خدمت میں بالخصوص تبلیغی ٹریکٹ پہنچائے گئے

احمد آباد گھٹیالیاں

شیخ غلام رسول صاحب جنرل سکرٹری لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کی مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ نے یوم التبلیغ وفود کی صورت میں منایا۔ اور خدا کے فضل سے مختلف دیہات میں انفرادی اور اجتماعی رنگ میں تبلیغ حق کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریریں ہوئیں۔ آئندہ ہر ماہ کو ایک تاریخ تبلیغ کے واسطے مقرر کر دی ہے۔

لالہ موسےٰ

حکیم محمد قاسم صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ تبلیغ کے روز وفد بنا کر تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ بانٹے اور پڑھائے گئے۔ شہر میں بعض کو پڑھنے کیلئے دئے گئے

مستروعہ ضلع ہوشیارپور

مہرالدین صاحب سکرٹری تبلیغ مستروعہ سے لکھتے ہیں ۱۵ ارجولائی کو وفود کی صورت میں مختلف دیہات میں احباب تبلیغ کیلئے گئے اور تقریباً دو صد افراد کو پیغام حق پہنچایا اور خوب جوش سے غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی

شاہجہانپور

حافظ سخاوت علی صاحب لکھتے ہیں کہ حسب استعداد احباب نے شہر میں تبلیغ کی۔ ہم میں سے بعض نے یہ صورت اختیار کی کہ ادب و محبت سے شرفاء کے ہاتھ میں ٹریکٹ دیئے اور ان سے کہا کہ پہلے اس کے متعلق ہماری چند باتیں سن لیجئے۔ اس کے بعد اسے پڑھیئے۔ اسی طرح بعض جگہ کئی کئی گھنٹے باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ جس کا اثر نہایت اچھا ہوا۔ سلسلہ احمدیہ کا عام لٹریچر اور خاص طور پر تازہ لٹریچر کی مانگ پیدا ہوگئی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمہارے طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تم نے یہ اعزاز محض اپنے بل پر حاصل کیا ہے۔ یاد نہیں کہ یہ میری ہی بچائی ہوئی رقم تھی جس کی بدولت تم نے یہ ہنر سیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ تم بہت ہونہار ثابت ہوئے، مگر . . . میں روپیہ جمع نہ کرتا تو آج تم کو اتنا عمدہ روزگار حاصل نہ ہوتا!"

یہ اب سے بارہ برس بعد، ایک نازاں باپ اور شاداں لڑکے کے درمیان خیالی گفتگو سہی، مگر حقیقت سے دور نہیں۔ ہمارا ملک آئندہ بڑی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرے گا اور نوجوانوں کے لئے نہایت عمدہ مواقع پیدا ہوں گے۔ جس طرح ہندوستان کو ترقی کے لئے سرمائے کی ضرورت ہوگی، اسی طرح نوجوانوں کو بھی تعلیم و تربیت کیلئے روپیہ درکار ہوگا۔ اسے فراہم کرنے کے لئے آپ کو اس وقت کفایت اور جزرسی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیا اور جواہرات خرید کر اپنی رقم کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ یہ آجکل بڑے خسارے کا سودا ہے۔
مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائنینس نے شائع کیا

AAA 153.

149

آنکھوں کا اثر عام صحت پر آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کاہلی اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اگر آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ ار ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

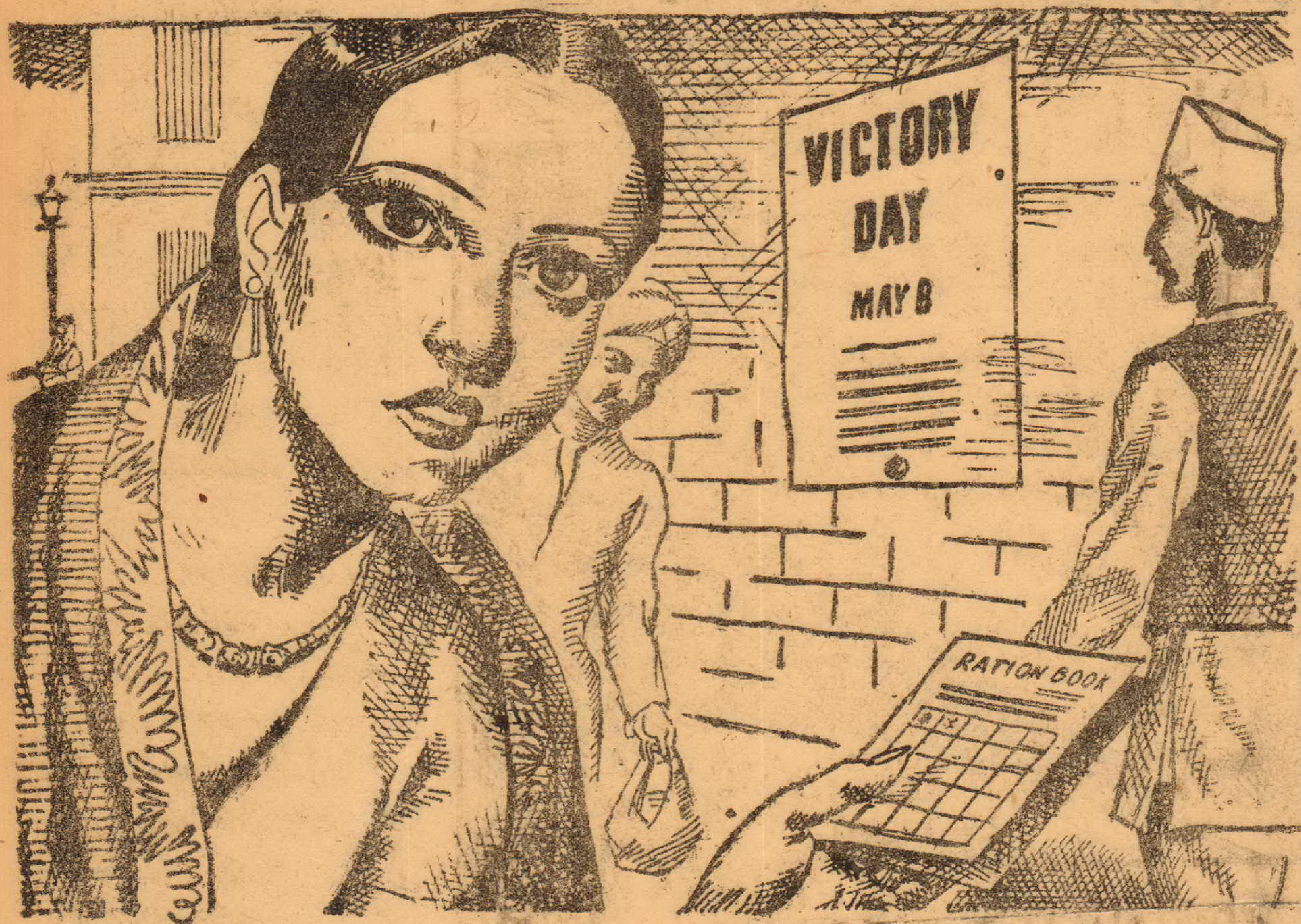

اب راشن بندی کیوں؟

محترمہ۔ آپ کی تشویش بجا ہے۔ پچھلے چند برس میں آپ کو بہت کچھ برداشت کرنا پڑا۔ راشن بندی۔ . . کنٹرول . . . قلت . . . مہنگائی . . . مگر آپ پوچھیں گی "یہ سب دقتیں آخر کب تک؟"

جرمنی کے بلا شرط ہتھیار ڈالنے کے بعد اتحادیوں کے زبردست لشکر باقی ماندہ دشمن یعنی جاپان کے خلاف فیصلہ کن چڑھائی کے لئے آراستہ کئے جا رہے ہیں۔ ہندوستان جو پہلے اتحادیوں کا ایک مدافعتی مورچہ تھا اب ہماری پیش قدمی کا ایک اہم مرکز بن گیا ہے۔ مگر یاد رکھئے کہ دشمن ابھی کافی طاقتور ہے اور ہمیں ایک سخت مہم درپیش ہے۔ اُن کارخانوں میں جو آپ کی ضرورت کا سامان پیدا کر سکتے تھے ابھی جنگی سامان ہی کی پیداوار کا جاری رہنا ضروری ہے۔ وہ جہاز جو دساور سے سامان لا سکتے تھے ابھی جنگی سامان اور فوجیں لانے لے جانے ہی پر مامور رہیں گے۔ پہلے کی طرح اب بھی خوراک، کپڑوں، ایندھن، دواؤں اور دوسری اشیا پر سب سے پہلے ہمارے فوجی جوانوں ہی کا حق ہے۔ ہمیں ان تمام زحمتوں کی راحت ضرور ملے گی۔ مگر جب تک لڑائی ختم نہ ہو اور دشمن کو زیر کر لیا جائے صبر و سکون سے کام لینا ضروری ہے۔

اس صورت میں کہ ہمارے بہادر جوان ہم سے کہیں بڑھ چڑھ کر خطرات اور مشکلوں کا سامنا کر رہے ہیں، ہمیں لازم ہے کہ اُن کی امداد میں کوتاہی نہ کریں۔ اب جبکہ آخری فتح نزدیک آگئی ہے ہمیں پورے استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ ہماری ثابت قدمی میں فرق نہ آئے۔ ہماری جد و جہد میں کمی نہ ہو۔ جنگ کی مدت ضرورت سے ایک لمحہ بھی نہ بڑھنے پائے۔ آئیے ہم سب ملکر پورا زور لگا دیں تاکہ فتح جلد از جلد حاصل ہو اور کم سے کم جانیں ضائع جائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہماری جنگ جاری ہے...

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ انفرمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

AAA 355

قصور

ملک عبدالمجید سکرٹری لکھتے ہیں۔ تمام جماعت احمدیہ قصور ۱۳ کو بعد نماز جمعہ اکٹھے ہوئے اور وفود بنائے۔ تبلیغ کے لئے ہدایات دی گئیں۔ ٹریکٹ ۳۰۰ از مرکز ان کے سپرد کئے گئے۔ ۱۵ جولائی حسب ہدایات یوم تبلیغ منایا گیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔ تمام افراد دن بھر تبلیغ میں مصروف رہے۔

گجرات

میر رفیع احمد صاحب سکرٹری خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا چھوٹا سا وفد ۱۷ جولائی کو گجرات سے تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ اور چار دیہات میں جلسے کئے۔ ہر جلسہ میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ملک عطاء الرحمن صاحب راحت تقریر کرتے رہے۔ جس میں وفات مسیح ناصری، خاتم النبیین کا صحیح مفہوم، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن مجید اور احادیث پر مختصراً بیان کیا جاتا۔ بعض دیہات میں اعتراضات بھی کئے گئے۔ جن کے جوابات دیئے۔ تقریباً ۲۵ میل کا پیدل سفر کیا گیا۔

بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

محمد ابراہیم صاحب ضلع امرتسر لکھتے ہیں۔ یوم التبلیغ کی رات کو جلسہ کیا گیا جس میں محمد اسحاق صاحب امرتسری اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ اور اس طرح تقریباً دو تین صد افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ ۲۵ جولائی کو چوہدری محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ نے لیکچر دیا۔

سالانہ اجتماع اور علمی مقابلے

ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین

"انہیں (خدام کو) چاہیئے کہ اس موقعہ پر ان کاموں کا علمی مقابلے رکھتے جب خدام الاحمدیہ کا اصل یہ ہے کوئی وجہ نہیں کہ تعلیمی اور اخلاقی اور مذہبی رنگ کے مقابلے ایسے اجتماع میں نہ رکھے جائیں۔

"میرے نزدیک آئندہ ایسے موقعہ پر بعض امتحان مقرر کئے جائیں اور دیکھنا چاہیئے کہ خدام الاحمدیہ کو احمدیت اور اسلام سے تعلق رکھنے والے مسائل سے کس حد تک واقفیت ہے۔"

(تقریر سالانہ اجتماع ۱۳۲۱ ہش)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں گزشتہ سالوں سے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام کے علمی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق اہم اور عام فہم معلومات پر مشتمل ایک پرچہ تیار کیا جاتا ہے۔ جو خدام کے اس مقابلے میں شریک ہو رہے ہوں۔ ان سے تحریری یا تقریری جوابات حاصل کئے جاتے ہیں۔ اول۔ دوم آنے والے خدام کو انعامات

※

ہر قسم کا اعلیٰ مضبوط پائیدار اور خوبصورت فرنیچر خریدنے کے لئے ظفر فرنیچر ہاؤس ریلوے روڈ قادیان میں تشریف لائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

جوہانسبرگ ۹ اگست۔ ہز ہائی نس آغا خاں یورپ سے جوہانسبرگ آئے۔ آپ نے ایک انٹرویو میں بتایا۔ آزادی کامل ہندوستان کے مسئلہ کا واحد حل ہے۔ ان کے نزدیک لیبر وزارت کے قیام سے ہندوستان کو کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستان کے بارے میں برطانیہ کی تمام پارٹیوں کے خیالات ایک جیسے ہیں۔

نیویارک ۹ اگست۔ بعض افواہوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحادیوں کی طرف سے جاپان کو ۴۸ گھنٹے کا ایک الٹی میٹم دیا گیا ہے لیکن واشنگٹن کے سرکاری حلقوں سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ کابینہ جاپان کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ رسل و رسائل اور بعض داخلی و خارجی امور پر بحث کی گئی۔

لنڈن ۹ اگست۔ محاذ برما سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مانڈلے رنگون سڑک سے دریائے ستیانگ کی طرف نکل بھاگنے کی کوششیں جاپانیوں نے جب سے شروع کی ہیں۔ اس وقت سے اب تک ۱۱۲۰۰ جاپانی مارے گئے۔ یا گھائل ہوئے۔ اور ۱۸۴ گرفتار کر لئے گئے۔ ابھی تک گھرے ہوئے جاپانیوں کا صفایا کیا جارہا ہے۔

ماسکو ۹ اگست۔ ماسکو کے اخبارات نے اٹیم بم کے متعلق پہلی خبر بغیر کسی تبصرے کے شائع کی ہے۔ اور نہ ہی اسے کوئی اہمیت دی ہے۔ جہانتک امریکہ کا تعلق ہے۔ اس بم کے متعلق قیاس آرائیوں کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ روم کی اطلاع ہے۔ کہ پوپ کی راجدھانی ویٹکن کے ترجمان نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اس بم کی خبر سے پوپ کو بہت دکھ ہوا ہے۔ پوپ کی رائے ہے۔ کہ جارحانہ طاقتیں اس نئی ایجاد کو دنیا کی بے دریغانہ تباہی اور بربادی کے لئے استعمال کرینگی۔

لنڈن ۹ اگست۔ دنیا بھر میں اٹیم بموں کی نئی سائنٹیفک تحقیقات کے چونکا دینے والے حالات پر بحث کی جارہی ہے۔ جاپان بھی اس وقت ان بموں کے دوسرے حملے کا منتظر ہے۔ برطانیہ میں اس امر پر خدا کا شکر کیا جارہا ہے۔ کہ اتحادی سائنسدانوں نے جرمنوں سے بازی جیت لی ہے۔

لنڈن ۹ اگست۔ اینگلو مصری معاہدہ پر نظر ثانی کے متعلق وزیراعظم کے مطالبہ کے بارے میں مقامی سیاسی حلقوں میں گہری دلچسپی ظاہر کی جارہی ہے۔ یہ خیال کیا جارہا ہے۔ کہ مصر گورنمنٹ نے شام اور لبنان کے واقعات سے متاثر ہو کر یہ مطالبہ کیا ہے۔ لیبر پارٹی کے اعلیٰ حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اس سلسلہ میں برطانوی حکومت مصر کی کسی ایسی گورنمنٹ سے ہی بات چیت کر سکتی ہے۔ جسمیں ملک کی سب سے بڑی پولیٹیکل جماعت وفد پارٹی بھی شامل ہو۔ لیبر پارٹی کے حلقے مصر کی موجودہ حکومت کو مصری عوام کا نمائندہ نہیں سمجھتے۔

الہ آباد ۹ اگست۔ پریذیڈنٹ کانگرس نمائندہ اسمبلی نے مولانا ابوالکلام آزاد کو چٹھی لکھی تھی۔ کہ چونکہ گورنمنٹ نے ہفتہ آزادی کے سلسلہ میں تقاریب بند کر دی ہیں۔ اس لئے علاقی ستیہ آگرہ کی اجازت دی جائے۔ مولانا آزاد نے اس چٹھی کے جواب میں گلمرگ سے تار دیا ہے۔ موجودہ حالات میں قانون کی خلاف ورزی مناسب نہیں ہے۔

لنڈن ۹ اگست۔ نئے اٹیم بم کا مارکیٹ پر فوری اثر یہ پڑا ہے۔ کہ اب سب لوگوں کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ جاپان کی جنگ بہت جلد ختم ہو جائیگی۔ لہٰذا بہت سی چیزوں کی قیمتیں گھٹ گئی ہیں۔

لنڈن ۹ اگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ ستمبر کے وعدے کے مطابق جزائر شرق الہند کو آزادی دینے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ اس مطلب کے لئے ۹ اگست تک ان علاقوں میں ایک آزادی کی کمیٹی بنائی جائے گی۔

بمبئی ۹ اگست۔ ۱۸ سو ملاحوں نے اس بناء پر ہڑتال کر دی ہے۔ کہ گرانی الاؤنس اور اجرتوں میں اضافہ کے متعلق ان کا مطالبہ رد کر دیا گیا تھا۔

نیویارک ۹ اگست۔ امریکی بحری محکمہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کا تیسرا بحری بیڑا جس کے ساتھ برطانوی طیارہ بردار بحری جہاز بھی ہیں۔ ایک بار پھر جزائر جاپان کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور وہ بہت جلد ساحلی استحکامات کو تباہ کرنے کے لئے گولہ باری شروع کر دے گا۔

نئی دہلی ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی صوبوں کے چیف سیکرٹریوں کی میٹنگ دہلی میں ۱۳ اگست کو منعقد ہوگی۔ یہ میٹنگ گورنروں کی کانفرنس کا نتیجہ ہے۔ جو پچھلے ہفتہ منعقد ہوئی تھی۔

لنڈن ۹ اگست۔ کل رات برطانوی لیبر پارٹی کی پہلی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں وزارت کے تمام وزراء نے شرکت کی۔ غالباً اس تجویز پر بھی بحث ہوئی۔ کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہ پانچ سو روپیہ سے بڑھا کر ایک ہزار کر دی جائے۔ یا انہیں الاؤنس دیا جائے۔

علی گڑھ ۹ اگست۔ نواب بھوپال نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے میڈیکل کالج کے فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

لنڈن ۹ اگست۔ آج صبح ماسکو ریڈیو سے یہ خبر آئی ہے۔ کہ روس جاپان کے خلاف لڑائی میں شامل ہو گیا ہے۔ چند گھنٹے بعد جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا کہ منچوریا کی سرحد پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جہاں روسی فوجوں نے حملہ کر دیا ہے۔ روسی جہازوں نے جاپانی فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ اتحادیوں نے یہ اعلان سنکر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ مسٹر اٹیلی وزیراعظم برطانیہ نے کہا۔ کہ روس کا جاپان کے خلاف اعلان جنگ روس اور برطانیہ اور امریکہ کے اتحاد کا ایک اور ثبوت ہے اس طرح اتحادی جاپان کی شکست کو قریب تر لے آئینگے۔ امریکہ کے فارن سیکرٹری آف سٹیٹ نے کہا۔ کہ روس کے جنگ میں شامل ہو جانے سے جاپان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب جنگ جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جرمنی کی شکست کے بعد روس کا جاپان کے خلاف اعلان جنگ سب سے بڑی چیز ہے۔

لنڈن ۹ اگست کل روس کے وزیر خارجہ نے جاپانی ایلچی کو بلا کر لڑائی کا الٹی میٹم دے دیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اتحادی ہونے کی وجہ سے جو فرض روس پر عائد ہوتا ہے۔ اسے تسلیم کرتے ہوئے ۹ اگست سے سوویٹ یونین جاپان کے خلاف لڑائی میں شریک ہوتی ہے۔ جنرل میکارتھر نے منیلا سے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف لڑائی کی سکیمیں اس بات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی تھیں ۴ کہ روس جنگ میں شریک ہو جائے گا۔ اور روسی فوجوں سے مل کر جنگ کی جائیگی۔

لنڈن ۹ اگست۔ دوسرا اٹیم بم ناگاساکی بندرگاہ پر دوپہر کے وقت گرایا گیا۔ یہ جاپان کی بہت بڑی بندرگاہ ہے۔

عمر طبعی پانے کا طریقہ — آمدنی میں اضافہ کا طریقہ

آپ یقین کریں۔ کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی کامیاب ثابت ہو چکے ہیں۔ اسلئے اگر آپ ناگہانی موت سے بچنا اور عمر طبعی کو پانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی بیماری کے حالات مفصل لکھ کر ہمارے مجربات طلب کریں۔ یا اگر اپنی آمدنی میں اضافہ چاہتے ہیں۔ تو ہمارے دواخانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر تجربہ کر دیکھیں۔ اور پوری تسلی کے بعد طے شدہ قیمت پر نقل نسخہ حاصل کر کے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ حمیدیہ فارمیسی قادیان

اکسیر دندان
ہزاروں بیماریوں کا منبع۔ منہ سے بدبو کا آنا۔ مسوڑھوں کا پھول جانا۔ خون و پیپ کا نکلنا۔ دانتوں کا ہلنا ہے۔ جس سے ہزاروں انسان قبل از وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو کر چل بسے ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر دندان طلب کریں۔ قیمت ۱/۴/- علاوہ محصولڈاک

اکسیری گولیاں
ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کر کے طاقت کے ضائع ہونے کو روک دیتی ہیں۔ افسردگی کو مسرت سے بدل دیتی ہیں۔ بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں۔ قیمت مکمل کورس پانچ روپے 5/-/-

اکسیر بصر
پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ اس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھ کے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ 2/8/- تولہ

روپ سنوار
چہرے کی چھائیاں۔ کیل۔ مہاسے۔ داغ دھبے دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ رنگ گورا اور جلد ملائم ہو جاتی ہے۔ نیز داد۔ چنبل۔ پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ہے۔ فی شیشی 2/-

نسوانی گولیاں
عورتوں کی مخصوص تکالیف کی زیادتی۔ درد کمر۔ تھکاوٹ کمزوری اور بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس 3/8/-

ٹی۔ بی۔ کیور
سل۔ دق۔ پرانی کھانسی و لاغری اور پرانے بخار کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت 15/- روپے پونڈ